س۔ سماج کے ارتقاء کے لیے تزکیہ نفس ایک لازمی عنصر ہے وضاحت کریں۔

تعارف:-

سماج کا ارتقاء اس کے افراد کی اخلاقی اور روحانی ترقی پر منحصر ہوتا ہے۔ اور اسلامی تعلیمات میں فرد کی اصلاح اور معاشرتی بہتری کے لیے تزکیہ نفس (نفس کی پاکیزگی) کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ تزکیہ نفس نہ صرف انسان کی ذاتی زندگی کو سنوارتا ہے۔ بلکہ اس کے رویے، کردار اور سماجی تعلقات پر بھی گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ میں متعدد مقامات پر تزکیہ نفس کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ فرد کی شخصیت کو نکھار کر اسے ایک بہترین انسان اور سماج کا فعال رکن بناتا ہے۔ یہ عمل فرد کو برائیوں اور اخلاقی پستیوں سے دور کرتا ہے۔ تقویٰ، اچھائیوں اور انسانیت کی خدمت کو فروغ دیتا ہے۔ جو کہ ایک صالح اور متوازن معاشرتی نظام کے قیام کے لیے ناگزیر ہے۔

تزکیہ نفس کی لغوی معنی:-

تزکیہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ جو "زکی" سے ماخوذ ہے۔ جس کی لغوی معنی "پاک کرنا"، "صاف کرنا" اور "نشوونما پانا" کے ہیں۔

اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں تزکیہ نفس سے مراد انسانی نفس کو گناہوں، برائیوں، اور اخلاقی پستیوں سے پاک کرنا اور اسے اچھائی، تقویٰ، ایمان اور نیک اخلاق کی طرف راغب کرنا ہے۔

امام غزالی:

"اپنے دل اور نفس کو تمام برائیوں، گناہوں، اور ناپسندیدہ عادات سے پاک کرنا اور اس کی جگہ نیکی، تقویٰ، اور خدا کی خوشنودی کا جذبہ پیدا کرنا تزکیہ نفس کہلاتا ہے"

مولانا مودودی:

" تزکیہ نفس ایک ایسا عمل ہے. جس میں انسان اپنی خواہشات کو شریعت کے تابع کر کے اپنی روحانی اور اخلاقی اصلاح کرتا ہے. تاکہ وہ اللہ کی رضا حاصل کر سکے."

تزکیہ نفس کی ضرورت و اہمیت:-

تزکیہ نفس انسان کی روحانی اور اخلاقی پاکیزگی کا عمل ہے۔ جو اسے برائیوں، گناہوں اور نفس کی خواہشات سے دور کرکے نیکی، تقویٰ، اور اللہ کی رضا کی طرف مائل کرتا ہے۔ اس کی ضرورت اس لئے ہے کہ یہ انسان کی انفرادی اصلاح کے ساتھ ساتھ معاشرتی استحکام، امن اور عدل کے قیام کے لئے لازمی ہے۔ قرآن و سنت میں تزکیہ کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ انسان کو اخلاقی بلندی اور اللہ کے قریب لانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ عمل انسان کے کردار کو نکھارتا ہے، اسے گناہوں سے بچاتا ہے۔ اور نیک اعمال کی طرف راغب کرتا ہے، جس کے نتیجے میں ایک صالح اور متوازن معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قد افلح من زکاھا وقد خاب دساھا"

ترجمہ:

"یقیناً فلاح پاگیا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا۔ اور وہ نامراد ہوگا۔ جس نے اسے آلودہ کیا۔"

(الشمس 9:9-10)

تزکیہ نفس کی ضرورت و اہمیت

- اخلاقی ترقی اور کردار کی مضبوطی
- قرآنی حکم
- انفرادی اور اجتماعی اصلاح
- تقویٰ اور اللہ کی رضا حاصل کرنا
- معاشرتی ہم آہنگی اور امن کا قیام
- گناہوں سے بچاؤ اور نیکیوں کی ترغیب
- نفس امارہ سے نفس مطمئنہ کی طرف سفر

تزکیۂ نفس قرآن کی روشنی میں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہٖ فصلیٰ۝"

ترجمہ:

"بے شک اس نے فلاح پالی جو پاک ہو گیا
اور جس نے اپنے رب کا نام یاد رکھا اور
نماز پڑھتا رہا"۝

لہذا تزکیہ نفس سے مراد ہے کہ انسانی نفس میں موجود شر کے فطری غلبہ کو دور کرنا اور اسے گناہوں کی ان الودگیوں اور آلائشوں سے پاک کرنا جو روحانی نشوونما میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہیں۔ ان تمام بدی کی خواہشات پر غلبہ پالینے کا عمل تزکیہ نفس کہلاتا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"فالھمھا فجورھا وتقواھا"

ترجمہ:

"پس اللہ تعالیٰ نے نفس انسانی کے اندر

برائی اور اچھائی دونوں کا شعور ودیعت کر دیا ہے"۔

سماج کی ترقی میں تزکیہ نفس کا کردار:

تزکیہ نفس صرف انسان افرد کی ذاتی زندگی تک محدود نہیں رہتا، بلکہ یہ پورے معاشرے کی ترقی کا ایک لازمی حصہ ہے۔ جب افراد اپنی اخلاقی اصلاح کرتے ہیں۔ تو پورے سماج میں تبدیلی آتی ہے۔ یہاں اہم نکات بیان کیے جاتے ہیں۔ جن سے تزکیہ نفس سماج کے ارتقاء میں کردار ادا کرتا ہے۔

(1) اخلاقی اور روحانی تربیت:

احادیث:

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اخلاق کو بہتر بنائے"

(صحیح بخاری)

تزکیہ نفس کا سب سے پہلا اثر فرد کی اخلاقی اور روحانی تربیت پر ہوتا ہے۔ جب ایک فرد اپنی اصلاح کرتا ہے۔ تو وہ برائیوں سے بچ کر اچھائیوں کی طرف بڑھتا ہے۔ اس کے نتیجے میں وہ جھوٹ، دھوکہ،

ظلم اور خود غرضی جیسے منفی رویوں سے دور ہوتا ہے۔ اور صبر، ایمانداری عدل و انصاف، اور حسن اخلاق جیسے اوصاف کو اپناتا ہے۔ یہی خصوصیات معاشرتی اصلاح کے لئے بنیاد بنتی ہیں۔

(ب) عدل و انصاف کا قیام:

قرآن میں عدل اور انصاف کو اسلام کے بنیادی اصولوں میں شمار کیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"ان اللہ یامرکم بالعدل ۵"

(سورہ النحل 16:90)

ترجمہ:-

"بے شک اللہ تمہیں عدل کا حکم دیتا ہے"۔

تزکیہ نفس کے ذریعے فرد کے اندر انصاف پسندی اور عدل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ جو کہ معاشرتی ہم آہنگی اور امن کی ضمانت ہے۔ ایک معاشرہ جہاں افراد انصاف کو اہمیت دیتے ہیں۔ وہ ظلم و زیادتی سے پاک ہوتا ہے۔ اور سماجی ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔

اخوت اور بھائی چارہ:

قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

"انما المومنون اخوۃ"

ترجمہ:-

"بے شک مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں"

یہ بھائی چارہ ایک مضبوط معاشرتی ڈھانچہ بناتا ہے۔ جہاں افراد ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ اور معاشرتی ترقی کے لئے متحد ہوتے ہیں۔

معاشرتی ذمہ داریوں کا شعور:

تزکیہ نفس فرد کو یہ سکھاتا ہے۔ کہ وہ اپنی ذاتی اور معاشرتی ذمہ داریوں کو سمجھے اور پورا کرے۔ ایک فرد جس نے اپنے نفس کی اصلاح کی ہوتی ہے۔ وہ نہ صرف اپنی ذات کی بھلائی کے لئے کام کرتا ہے۔ بلکہ وہ دوسروں کی فلاح و بہبود کے لئے بھی محنت کرتا ہے۔ اس طرح کے افراد معاشرتی ترقی کے محرک بنتے ہیں۔ اور پورے سماج کو بہتر بنانے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

"وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی

الاثم والعدوان" ٥

ترجمہ:

"اور نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر مدد نہ کرو۔"

(سورۃ البقرہ 2:197)

سماجی انصاف اور برابری:

تزکیہ نفس فرد کو ظلم و زیادتی سے دور رکھ کر معاشرتی انصاف کے قیام کی راہ ہموار کرتا ہے۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں افراد عدل و انصاف کو اپنائیں، وہاں ترقی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل" ٥

ترجمہ:

"اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو"۔

(سورۃ النساء 4:58)

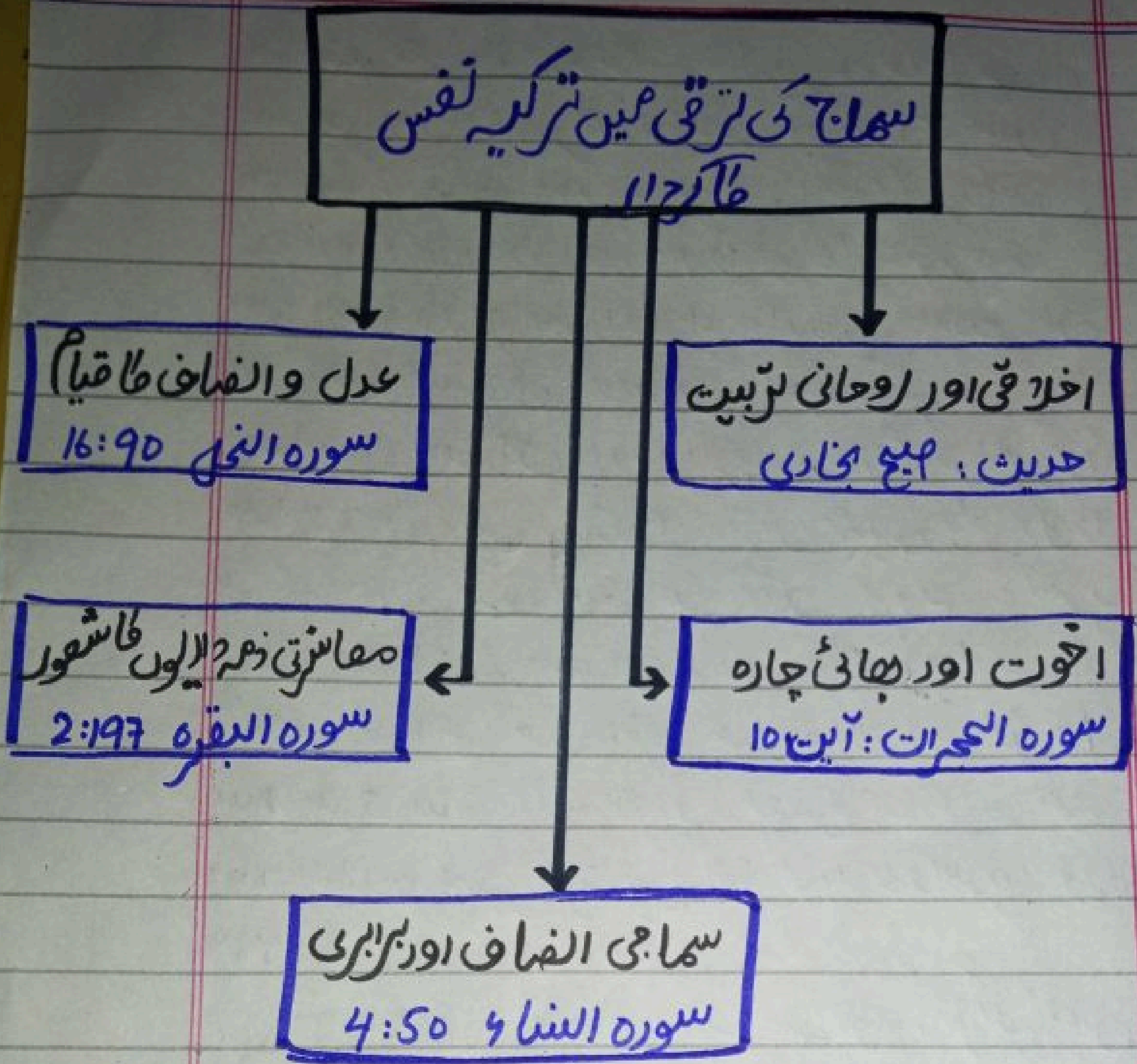

نتیجہ:

تزکیہ نفس، عدل، اور برابری، اسلامی معاشرتی نظام کی بنیادی ستون ہیں۔ جن کی بدولت فرد اور معاشرہ دونوں فلاح پاتے ہیں۔ قرآن مجید میں بارہا ان اصولوں کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے، جہاں تزکیہ نفس کے ذریعے فرد

کی اخلاقی اور روحانی تطہیر کی جاتی ہے۔
اور پھر اس تطہیر کے ذریعے وہ سماج میں
انصاف، اخوت اور برابری کا قیام کرتا ہے۔
انفرادی اصلاح اور ذمہ داری کا شعور ہی
اجتماعی فلاح اور ارتقاء کا سبب بنتے ہیں۔
اور یہی اسلامی تعلیمات کا مقصد ہے۔
معاشرتی انصاف اور برابری کے قیام کے بغیر کوئی
سماج ترقی نہیں کرسکتا۔ قرآن ہمیں یاد دلاتا
ہے۔ کہ ہم نہ صرف اپنے لئے بلکہ پورے معاشرے
کے لئے انصاف، احسان، اور بھائی چارے کا
مظاہرہ کریں۔ جب افراد عدل و انصاف پر عمل
پیرا ہوتے ہیں۔ اور تزکیہ نفس کے ذریعے اپنی
اخلاقیات بہتر کرتے ہیں۔ تو پورا معاشرہ مضبوط
ہوتا ہے۔
یوں، اسلامی تعلیمات کے مطابق، تزکیہ نفس،
عدل، اور برابری کا قیام ایک ایسی متوازن
اور پرامن دنیا کی تشکیل کرتا ہے۔ جہاں
ہر فرد اور معاشرہ فلاح اور کامیابی کے راستے
پر گامزن ہوتا ہے۔ یہی وہ راہ ہے۔ جو دنیا
اور آخرت کی کامیابی کی ضمانت ہے۔